انما یخشی الله من عباده العلماء العلماء ورثة الانبیاء

علمائے ربانی اس حدیث کے رو سے ہیں ٭ پیغمبروں کے قائم مقام علمائے دین

منبع الحسنات
فی
تحقیق مستحق الصدقات

باہتمام افضل انام خاکسار محمد مراد علی خان مالک مطبع اخلاقی

[illegible] چھپا
[illegible]

یا اللہ مولویون کے	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہر کسی ناصح برای دیگران
ہاتھ مین پہونچے	نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم	ناصح خود یافتم کم در جہان

فرمان الٰہی "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہین اور ارشاد نبوی "العلماء ورثة الانبياء" پیغمبرون کے وارث (قائم مقام) علماء ہین مولویون کی فضیلت کے لیے دلیل قطعی ہو۔ اس کے مقابلہ مین بوڑھیا سوڑھیا کی بات پیش کرنا کیا ہو مشتہر خود سمجھ لین اگر یہان نہین سمجھین گے وہان ضرور سمجھین گے "فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید"

امسال بتقریب عید الضحی مدارس (مدرسون) کی جانب سے چرم قربانی کے لیے جو اشتہارات شائع ہوئے اُنکے مقابلہ مین بھی ایک اشتہار شائع ہوا جسمین صاحب اشتہار (احمد عظیمی) نے علماء و علوم دین اور اُن کی اعانت سے سخت نفرت و مخالفت ظاہر کی ہو۔ اور محض دلی خیر خواہی دکھا کر مسلمانون کو علوم دین سے جاہل بنانے اور دین اسلام کی بیخ کنی کی تدبیر کی ہو۔ اس لیے کہ دین اسلام کا باقی رہنا علم دین کے باقی رہنے پر موقوف ہو۔ اور فی زماننا علوم دین کا باقی رہنا طلبہ اور مدرسین کی اعانت پر موقوف ہو۔ جب بقول مشتہر دیے گئے نامستحق طلبہ اور مدرسین کی اعانت نہوگی علم دین کا سیکھنا سکھانا موقوف ہو جائیگا۔ اور جب علم دین نہین رہیگا لوگ جاہل محض ہو کر اسلام کا نام لینا بھی بھول جائینگے۔ اور مشتہر اپنے مقصود مین پورا کامیاب ہو جائیگا

زمانہ سابق مین حصول دین و دنیا کا ذریعہ علم عربی و فارسی تھا ہر جگہ تعلیم عربی کا کافی انتظام تھا

خزانہ عامرہ سے مدرسین کی تنخواہین اور طلبہ کے طعام و قیام وغیرہ کا سامان معقول تھا اس زمانہ مین وہ نظم باقی نہین رہا - دین و دنیا کا ذریعہ علیحدہ ہو گیا - اہل دول مسلمانون کی توجہ علم عربی سے جاتی رہی الا ماشاء اللہ - اگر عربی پڑھنے پڑھانے کی کچھ تھوڑی سی کوشش ہی تو تھوڑے غریبون کو ہی جو اپنی محنت و مشقت کی مزدوری مین سے جو قلیل نکالکر طلبہ و مدرسین کی مدد کرتے ہین - اور وہ لوگ غربت و تنگی کے ساتھ اپنے حوائج ضروری سے کچھ مطمئن ہو کر علوم دین کے پڑھنے پڑھانے و بقائے دین اسلام کی تدبیر مین مشغول رہتے ہین جزاھم اللہ خیر الجزاء

جناب شارع مقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے چرم قربانی وغیرہ کو بالتخصیص و تقیید قرابتمند و پڑوسی کے مطلق حاجتمندون کو دینے کیلیے ارشاد فرمایا ہی "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا و جلودھا و جلالھا للمساکین" (سنن ابن ماجہ ابواب الاضاحی باب جلود الاضاحی) ہکذا فی تلخیص الحبیر بحوالہ الصحیحین و سنن نسائی و سنن ابی داؤد - اور حضرت خداوند عالم جل جلالہ نے خصوصیت کے ساتھ ذکر فرما کر ایسے حاجتمندون کو ترجیح دی ہی جو دینی خدمات مین مشغول رہکر اپنی وجہ معاش حاصل کرنے سے مجبور ہین "للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف" (پارہ ۳ - سورہ بقرہ رکوع ۳۷) و تحتہ فی تفسیر الجلالین "للفقراء خبر مبتدء محذوف ای الصدقات (الی ان قال) نزلت فی اھل الصفۃ وھم اربع مائۃ من المھاجرین ارصدوا لتعلم القرآن" وفی تفسیر البیضاوی "للفقراء متعلق بمحذوف ای اعمدوا للفقراء او اجعلوا ما تنفقونہ للفقراء او صدقاتکم للفقراء" صدقۃ الفطر بھی بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ جمع ہو کر مصارف حسنہ مین خرچ ہوتا تھا (عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ) وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوۃ رمضان (صدقۃ الفطر) الحدیث (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن فضل البقرۃ) اور زمانہ صحابہ مین بھی یہی دستور رہا "عن عبد اللہ ابن عمر انہ کان یبعث بزکوۃ الفطر الی الذی یجمع عندہ قبل الفطر بیومین او ثلثۃ" (موطا امام مالک وقت ارسال زکوۃ الفطر) ہکذا فی صحیح البخاری

دیکھیے اہل صفہ جنکی تعداد چار سو تھی عربی انکی زبان تھی باوجود اسکے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
قرآن سیکھنے کیلیے انکو ایسی مشغولی کی ضرورت درپیش ہوئی کہ کسب معاش تجارت وغیرہ سے رُک
گئے۔ اور بقیہ مسلمانون کو اُنکی اعانت وسلوک کا حکم ہوا اور باوصف صحیح وتندرست ہونے کے مستحق
صدقات قرار دیے گئے اسی سے قیاس کرنا چاہیے کہ ہم لوگ غیر عرب کو بواسطہ بعیدہ کسقدر مشغولی
کی ضرورت ہی۔ کیونکہ ہم لوگونکو عالمانہ قابلیت حاصل کرنے کے لیے علم صرف۔ علم نحو۔ علم لغت۔
علم معانی۔ علم بیان۔ علم اصول حدیث۔ علم اصول فقہ۔ علم منطق بقدر ضرورت۔ علم کلام۔ علم فقہ۔
علم تفسیر۔ علم حدیث وغیرہ علوم حاصل کرنے کی سخت حاجت ہی۔ اور اسقدر علوم کا پڑھنا بغیر
پوری مشغولی وسخت محنت جانگاہ کے ہرگز ممکن نہین عادتاً محال ہی اور انھین مین سے حضرت
ابو ہریرہ ہین جنکی روایتین حدیثون کی بکثرت ہین۔ اور قبل فتوحات اسلام کے معلم اول
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی گذران اوقات بھی مسلمانون کی اعانت وسلوک سے تھی کما فی
صحیح البخاری کتاب المغازی باب حدیث بنی النضیر (وکان الرجل یجعل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
النخلات حتی افتتح قریظة والنضیر فکان بعد ذلک یرد علیھم) اور بعد الفتوحات مال غنیمت کے
خمس مین آپ کے مصارف کیلیے حصہ رکھا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رض جب خلیفہ ہوئے فرمایا لوگون کو علوم
ہو کہ میری گذران اوقات میرے پیشہ سے تھی اور اب اسلامی خدمتون مین مشغول رہنے سے میری اور
میرے اہل بیت کی گذران بیت المال سے ہوگی (وعن عائشة قالت لما استخلف ابوبکر قال لقد
علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنة اهلی وشغلت بامر المسلمین فسیاکل آل ابوبکر من
هذا المال ویحترف للمسلمین فیه) (رواه البخاری مشکوة المصابیح باب رزق الولاة) شریعت نے
اپنے خادمون کو عزت وعافیت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی اجازت دی ہی اور مکان اور بی بی سب
کچھ بیت المال سے حاصل کرنیکا اختیار دیا ہی (وعن المستورد ابن شداد قال سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجة فان لم یکن له خادم فلیکتسب خادما
فان لم یکن له مسکن فلیکتسب مسکنا) (رواه ابو داود مشکوة المصابیح باب رزق الولاة)

مدرسین علوم دین بمنزلۂ عاملین ہین اور قرآن مجید کا لفظ ‎"‎والعاملین علیہا‎"‎ جیسا کہ بعبارۃ النص عاملین زکوۃ کے استحقاق اجرت پر دلالت کرتا ہی بدلالۃ النص عاملین علوم دین یعنی مدرسین کے استحقاق اجرت و اعانت پر بھی بخوبی دلالت کرتا ہی۔ کیونکہ دونون کی علت مشترکہ ایک ہی ہی ‎"‎کما لایخفی علی العاقل‎"‎ شریعت مین اس امر کا اس درجہ لحاظ رکھا گیا ہی کہ دینی خدمتون مین جنلوگون نے کبھی کبھی کمانے کے وقتون کو بنیت اجر و ثواب اخروی صرف کیا ہی۔ اُنکو بھی بانی ملت خیرخواہ امت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود انکار و اظہار نیت ثواب اجرت دیدی ‎"‎عن ابن الساعدی المالکی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا وادیتہا الیہ امرلی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل ذلک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأل فکل وتصدق‎"‎ (رواہ ابو داؤد) ان دلیلون سے بخوبی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ایسے اصحاب نے جو دینی خدمتون مین مشغول تھے۔ تجارت و حرفہ وغیرہ کو مصروفہ کامیابی تصور فرمایا اور اپنے قول و فعل سے خدام دین کو مستحق اجرت و اعانت فرمایا۔ اور یہ بھی بخوبی واضح ہوگیا کہ بڑے بڑے لوگ جو اپنے کمانے کے وقتون کو تعلیم علوم دین مین صرف کرتے ہین اول درجہ کے مستحق ہمدردی و اعانت مسلمین ہین۔ ایسے مستحقین کی شان مین کلمات توہین استعمال کرنا قرآن و حدیث کے ساتھ مقابلہ و معارضہ کرنا ہی نعوذ باللہ منہا یہ بھی بخوبی روشن ہوگیا کہ علوم دین مین عالمانہ قابلیت حاصل کرنے کے لیے پوری مشغولی کی ضرورت ہی اور یہ امر نہایت دشوار ہی کہ انسان کوئی پیشہ معتد بہ کر کے پورے طور سے پڑھے یا بکثرت طلبہ کو پڑھا دے۔ اور تعلیم اور تعلم کے مراتب کو طے کرے۔ ایسی حالت مین مدرسین و طلبہ کے گذران اوقات کی صورت کیا ہوگی کیا ہوا پیکر زندگی بسر کرینگے؟ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ گورنمنٹ نے بھی خیراتی کامون مین بڑے بڑے لوگون کی معقول تنخواہین مقرر کی ہین۔ محسن فنڈ سے چند کالج ہین جسمین بہت سے بڑے بڑے مشاہرہ دار نوکر ہین۔ اور اکثر ضلع اسکولون

مین بھی مسلمان لڑکون کی تائید کی جاتی ہی۔ اس اقبال مند قوم نے اپنے مذہب کو پھیلانے اور افراد مذہب کو بڑھانے کے لیے مدخیرات وچندہ مذہبی مین ایسی وسعت دی ہے کہ ہر شہر مین اُسی مدخیرات سے پانچ پانچ سو ہزار ہزار روپے ماہوار کے پادری نوکر ہین۔ یتیم خانہ الگ ہی اور جو شخص اوس مذہب کو قبول کرتا ہی حسب لیاقت اپنے مشاہرہ پاتا ہی وغیرہ وغیرہ۔ اور جنگلون مین بھی یہی انتظام جاری ہی۔ جس سے بہت سی جنگلی قومین کرسٹان ہوگئی ہین۔ جب ہملوگون کے اقبال کا زمانہ تھا ہملوگون کی فیاضیان اس سے بہت زائد تھین۔ اور اب ادبار اس حد کو پہونچ گیا ہی کہ علم دین کی تعلیم خراغ سحری ہی۔ اور وہ لوگ جو دعوے دینداری رکھتے ہین انکی طرف سے بھی تدبیرین ایسی ہو رہی ہین کہ یہ بھی باقی نرہے۔ اعانت کرنیوالونکو جو غریب چھوٹے دل کے ہین بہکاتے ہین۔ اور طلبہ و مدرسین کو جنکی تعداد محض قلیل ہی اور وہ لوگ اپنے کلیجہ پر پتھر رکھکر چندہ و خیرات کی آمدنی سے زندگی بسر کرتے ہین۔ اور بخیال آخرت علوم دین کے پڑھنے پڑھانے مین صرف اوقات کر رہے ہین نفرت دلاتے ہین۔ اور ایسے ضروری و اہم کام سے آیندہ اون کو محروم رکھنا چاہتے ہین۔

فی زمانا ہمارے دیار مین علوم دنیاوی کی گرم بازاری اور صنعت و حرفہ کی روز افزون ترقی سے علوم دین کے پڑھنے پڑھانے والے اور اُنکی اعانت و مدد کرنیوالے جو تھوڑے سے باقی رہگئے ہین بیشتر تزلزل و تذبذب مین مبتلا ہین۔ ایسے لوگون کو بہکانے اور راہ حق سے ڈگانے کے لیے تھوڑا حیلہ اور وسوسہ کافی ہی۔ دیوانہ را ہوئے بس است۔

مقام غور ہی کہ ایسی شہر پٹنہ مین انگریزی سلطنت مین بھی جبتک دفتر فارسی اُردو مین تھا تمام شہر کے رؤسا و خوشحال مسلمانان نہایت رغبت کے ساتھ طالب العلمون کو کھانا دیتے تھے۔ اور اُنکی ہر طرح کفالت کرتے تھے۔ بڑے بڑے رئیسون کے یہان پچاس ساٹھ ستر طالب علم رہا کرتے تھے۔ اور محض معمولی خوشحال بھی دو ایک طالب العلم کو ضرور کھانا دیتا تھا۔ اور بیغیرتی تھی کہ طالب العلم نہین رکھنے کو لوگ محض عیب سمجھتے تھے۔ اور اب ایسا کایا پلٹ ہو گیا اور علوم

دین سے ایسی بے رغبتی ہو گئی ہے کہ رئیسون کے یہان سے طالب العلم کا فروغ مفقود صفت ہو گئے مسلمانان اہل حرفہ جو کسی قدر خوش حال مین اور دعواے دینداری بھی رکھتے ہین۔ ہفتہ مین ایک روز ایک وقت بھی کھانا دینا جبر سمجھتے ہین۔ حالانکہ بعض بعض اُن مین سے ایسی لیاقت رکھتے ہین کہ مستقل طور پر روزانہ چار پانچ طالب العلمون کو کھانا دے سکتے ہین مصرعہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا +

حق قرابت و پڑوس کو بھی پہچاننا و ادا کرنا نتیجہ علم دین ہے۔ اشتہار مدرسہ مین بجز ترغیب کبھی اس کی بلاغت نہین شائع ہوئی۔

مقصود مدرسہ یہ ہے کہ منجملہ جمیع حقوق شرعیہ کے۔ ادائے حق مدرسہ بھی ہر مسلمان پر واجب و لازم ہے اور بلا مشغولی خدمت دینی صدقۃ الفطر و چرم قربانی وغیرہ سے تمول و غنا حاصل کرنا اور بلا مجبوری شرعی محض کاہلی و تن آسانی سے صدقات کو وجہ معاش قرار دینا شرعاً مذموم اور خارج از بحث ہے تعلیم علوم دین مین اعانت و مدد کرنے کا ثواب صدقہ جاریہ یعنے بیحد و بے حساب ہے۔ شاگردان اور شاگردون کے شاگردون سے بذریعہ تعلیم و تصنیف وعظ و نصیحت قیامت تک کار خیر جاری رہیگا۔ مدد کرنے والون کی قبر مین تازہ بتازہ ثواب پہونچتا رہیگا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بجز تین نیکیون کے انسان کی کل نیکیان مرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہین صدقہ جاریہ۔ علم جس سے لوگون کو فائدہ ہو۔ اولاد صالح جو اس کے لیے دعائے خیر کرے "عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ و علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ" رواہ مسلم مشکوۃ المصابیح کتاب العلم اور مدرسہ مین یہ تینون نیکیان حاصل ہین۔

اب ہر مسلمان مخلص ہوشیار کی خدمت مین التماس یہ ہے کہ اپنے دین اسلام کی حفاظت کیلیے جس طرح ممکن ہو علماء و طلبہ دین کی اعانت کرین۔ اور اوس کو اپنے واسطے ذریعہ نجات سمجھین۔ ابھی مخالفین علم دین کے طمع سازی و کیادی و دام و تزویر مین ہرگز

ذبجیین - وما علینا الا البلاغ

ما اہل وفائیم دغا را نشناسیم
باب الحیل این علما را نشناسیم

چند اشعار در ترغیب علم دین

ہین فضائل علم کے بیرون ز احصا و شمار
علم پڑھکر ٹھیک ہوجاتے ہین لوگون کے چلن

علم دین نے دور کردی بت پرستی قوم سے
جتنے ہین افراد بوبکر و عمر خیبر شکن

علم دین کے فیض سے ہو حق و باطل کی تمیز
بت پرستون کو بنایا علم دین نے بت شکن

علم دین سے ہوگئے محروم ابنائے زمان
علم دین سے ہے جہالت دین مین سو [illegible]

اے مسلمانو! رکھو دینی اکھاڑہ کو درست
تاکہ دنگل مین قیامت کے رہو شیر [illegible]

چندہ یک مشت ماہانہ ادا کرتے رہو
تاکہ اس کا اجر ہو تجھے قبر مین زیر کفن

ہم نہ ہونگے تم نہ ہوگے قبر مین ہلوگ کے
روز ہے اس کے منور اور معطر ہو بدن

استقامت شرط ہے دینی سعادت کیلیے
خوب کوشش کیجیے ملک کے ہر [illegible]

تاکہ یہ دینی اکھاڑہ آپ کا قائم رہے
دشمنان دین کے بیدایمان ہو [illegible]

ہین مخالف دین کے اسوقت بیرون از شمار
نفس اور شیطان تو ہے اس کام مین رہزن

والسلام خیر الختام — احسن الفضلی